علامت نمبر گیارہ : جس گناہ کے کرنے والے کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ اسے جنت کی خوشبو نہیں ملے گی ۔وہ بھی بڑا گناہ ہے ۔

درج ذیل سطور میں کچھ ایسے گناہ بیان کئے جا رہے ہیں جن کا ارتکاب کرنے والے جنت کی خوشبو سے محروم رہیں گے۔

۱/ کپڑا پہننے کے باوجود ننگی عورت:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : (صنفان من أهل النار لم أرهما بعد قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ، ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات على رؤسهن كأسنمة البخت المائلة لايدخلن الجنة ولايجدن ريحها وان ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا) (صحيح مسلم)

ترجمہ:''جہنمیوں کی دو صنف ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہونگے جن سے وہ لوگوں کو مارتے ہوں گے، اور دوسری وہ عورتیں جو کپڑا پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی ٗلوگوں کو مائل کرنے والی اور خود بھی مائل ہوں گی ٗان کے سروں پر بال کے جوڑے اس طرح ہوں گے جیسے بختی اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہان ہوتے ہیں ٗایسی عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے محسوس کی جاسکتی ہے''۔(صحیح مسلم)

کپڑے پہننے کے باوجود برہنہ ہونے کا کئی مطلب ہے۔

(۱) ایسے باریک لباس پہننا جس سے جسم نمایاں ہو۔

(۲) ایسے تنگ وچست لباس پہننا جو جسم کے اعضاء کو ظاہر کرے۔

(۳) ایسے لباس پہننا جو شرعی حجاب کو پورا نہ کرتا ہو۔

(۴) جسم کے کچھ حصہ جیسے گردن ٗپیٹ ٗپیٹھ ٗگھٹنا یا ران وغیرہ کو کھلا رکھنا۔

عورت کا لباس ایسا ہونا چاہئے جو ستر کو چھپانے والا ہو ٗہاتھ کی کلائی ٗپاؤں کے پنجے اور چہرہ چھوڑ کر عورت کے جسم کا سارا حصہ ستر ہوتا ہے یعنی چہرہ ٗہاتھ کی کلائی اور پاؤں کے پنجے ستر میں داخل نہیں ہیں ٗگھر کی چہار دیواری میں عورت اپنے محرم رشتہ داروں کے سامنے ان اعضاء کا پردہ نہیں کرے گی ٗباقی سارا جسم چھپا کر رکھے گی خواہ اس کے والدین ہوں یا بھائی اور بیٹا وغیرہ اور اگر گھر میں غیر محرم رشتہ دار جیسے دیور جیٹھ وغیرہ رہتے ہوں تو پھر ہاتھ پاؤں اور چہرے کا پردہ بھی ضروری ہے ٗاسی طرح گھر سے باہر نکلتے وقت بھی سارے جسم کا پردہ ضروری ہے ٗمعلوم ہوا کہ ستر اور حجاب میں فرق ہے ایک فرق تو یہ ہے کہ ستر میں ہاتھ پاؤں اور چہرہ شامل نہیں ہے البتہ حجاب میں یہ اعضاء بھی شامل ہیں ٗدوسرا فرق یہ ہے کہ عورت پر ستر کا چھپانا شوہر کے علاوہ ہر شخص کے سامنے ضروری ہے خواہ وہ محرم ہی کیوں نہ ہو ٗاور اگر غیر محرم ہے تو ستر سے بڑھ کر حجاب کرنا ضروری ہے یعنی ہاتھ پاؤں اور چہرے کا چھپانا بھی ضروری ہے ٗلہٰذا وہ لباس جو عورت کے ستر کو نہ چھپائے اس کا پہننا جائز نہیں ہے۔

مسلمان عورت کے لئے پردہ اسلام کی خصوصیات اور اس کے محاسن میں سے ہے ٗپردہ میں مسلمان عورت کی عزت وناموس کی حفاظت ہے ٗپردہ کی حیثیت اس سایہ دار درخت کی ہے جس کے سائے میں اسے سکون اور راحت ملتی ہے ٗپردہ کوئی قید اور قدغن نہیں ہے جس سے عورت کو کلفت اور گھٹن محسوس ہو اور نہ ہی کوئی بوجھ ہے جس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کی جائے ٗدرحقیقت پردہ ایک رحمت ہے ٗاسلام نے عورت کو انتہائی بیش قیمت متاع قرار دیا ہے اسلئے اس کی حفاظت وصیانت کا خصوصی اہتمام کیا ہے ٗجس کے لئے پردہ کا حکم دیا ٗیہ انسان کی فطرت ہے کہ ہر قیمتی چیز کو چھپا کر رکھتا ہے اور اس کی حفاظت کی حتی المقدور کوشش کرتا ہے ٗاسی لئے زیورات کی حفاظت کے لئے اسے بینک کے لاکرس میں رکھتا ہے ٗاسلام میں عورت کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے مکمل آزادی حاصل ہے ٗاس لئے جن ادیان ومذاہب یا تہذیب وثقافت میں عورتوں کو آزادی نہ ہو وہ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں ٗاسلام نے تو چودہ سو سال قبل ہی عورت کو آزادی کا پروانہ دے دیا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں ہاتھ پاؤں اور چہرے کے پردہ کا کوئی رواج نہیں تھا' پردہ صرف اور صرف اسلامی حکم ہے' عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین مواقع پر میرے رب نے میری رائے کے موافق حکم نازل فرمایا ان میں سے ایک حجاب کا مسئلہ تھا فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کے گھر میں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں' چنانچہ اللہ تعالی نے آیت حجاب نازل فرمائی۔(صحیح بخاری)

ارشاد ربانی ہے:﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعاً فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاء حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِن﴾ سورة الأحزاب (۵۳)

یعنی : "جب تم ان (ازواج مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو اس میں تمہارے اور ان کے دلوں کی کامل پاکیزگی ہے"۔

اس آیت میں گرچہ امہات المؤمنین سے خطاب کیا گیا ہے مگر یہ حکم امت کی ساری خواتین کو شامل ہے' جب امت کی ماؤں سے پردہ کے اوٹ سے مانگنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ وہاں شک وشبہہ کی کوئی گنجائش نہیں تو وہ خواتین جنہیں یہ مقام وشرف حاصل نہیں ہے ان پر پردہ کرنا اور ضروری ہوگا۔

ارشاد ربانی ہے:﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاء الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً﴾ (سورة الأحزاب: ۵۹)

یعنی:"اے نبی! اپنی بیویوں بیٹیوں اور مؤمن مردوں کی عورتوں سے فرمادیجئے کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکا لیا کریں اس سے ان کی جلد پہچان ہو جائے گی اور انہیں اذیت نہ پہنچائی جائے گی اور اللہ تعالی تو غفور رحیم ہے"۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں اس طرح بڑی چادریں سر پر ڈال کر باہر نکلیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کے سروں پر سیاہ چادروں کی وجہ سے کوے بیٹھے ہوئے ہیں۔(صحیح سنن ابوداؤد)

اس کی مزید تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نے تمام عورتوں کو عیدگاہ جانے کا حکم دیا تو ایک صحابیہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ اگر ہم میں سے کسی کے پاس جلباب یعنی بڑی چادر نہ ہو تو کیا کرے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی کسی مسلمان بہن سے جلباب لے لے"۔(بخاری)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا کہ حالت احرام میں ہم کون سا لباس پہنیں تو آپ نے فرمایا تم حالت احرام میں قمیص' پائجامے پگڑیاں اور ٹوپیاں نہ پہنو اگر کسی کے پاس جوتا نہ ہو تو وہ موزے پہن لے البتہ موزوں کو ٹخنوں سے کاٹ لے اور جس لباس میں زعفران یا ورس خوشبو لگی ہو وہ نہ پہنو اور عورت حالت احرام میں نقاب اور دستانہ نہ پہنے"۔(صحیح بخاری)

معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے دور میں عورتیں چہروں پر نقاب' اور ہاتھوں پر دستانہ پہنتی تھیں اس لئے حالت احرام میں نقاب اور دستانہ پہننے سے آپ ﷺ سے منع فرمایا۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ہم حالت احرام میں مردوں سے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا کرتے تھے(مستدرک حاکم' حاکم ذہبی۔صحیح ہے)

چہرہ کا پردہ ہی اصل پردہ ہے کیونکہ وہی فتنہ کا مرکز ہے' اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ تمہاری ہونے والی بیوی کے ہاتھ پاؤں تو بہت ہی خوبصورت ہیں البتہ چہرہ بدصورت ہے تو وہ ہرگز ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرے گا' یہ قول انتہائی عجیب وغریب ہے کہ حجاب صرف بازو پنڈلی سر گردن پاؤں کے ڈھانکنے کا نام ہے چہرہ پردہ میں شامل نہیں ہے' قابل غور مقام یہ ہے کہ جب اسلام نے عورت کو ہاتھ پاؤں ڈھانکنے کا حکم دیا ہے' تو چہرہ کھلا رکھنے کا حکم کیسے دے سکتا ہے؟ شریعت اسلامیہ اس طرح کے تناقض سے پاک ہے۔ گھر سے نکلتے وقت اسی طرح گھر میں غیر محرم رشتہ داروں کے سامنے عورت پر پورے جسم کا پردہ ضروری ہے۔ ہاں اگر فتنہ وفساد نہ ہو تو باہر بوقت ضرورت ہاتھ وغیرہ کھول سکتی ہے۔

غیر محرم اجنبی ہو یا رشتہ دار ہر صورت میں اس سے پردہ کیا جائے گا بعض عورتیں باہر چہرہ کھول کر چلتی ہیں اور جب اپنے علاقہ یا گاؤں میں آتی ہیں تو چہرہ ڈھانک لیتی ہیں۔ اکثر عورتیں جیٹھ اور دیور سے پردہ میں سستی کرتی ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اس کی سخت تاکید فرمائی ہے' آپ ﷺ فرماتے ہیں غیر محرم عورتوں کے پاس داخل ہونے سے بچو ایک انصاری صحابی نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ شوہر کے انتہائی قریب رشتہ داروں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تو

اس کے لئے موت ہے(صحیح بخاری)

رشتہ داری ہونے کے ناطے گھر میں آنا جانا زیادہ رہتا ہے اس لئے دوسروں کی بہ نسبت ان سے برائی کا زیادہ خطرہ ہے اسی لئے آپ ﷺ نے غیر محرم رشتہ داروں کو موت سے تعبیر کیا ہے۔

وہ سارے رشتہ دار جن سے عورت کی شادی ہمیشہ کے لئے حرام ہو محرم کہلاتے ہیں، وہ لوگ جن سے صرف وقتی طور پر شادی حرام ہے وہ محرم نہیں ہوتے، اس سے عورت پر پردہ ضروری ہے جیسے بہن کا شوہر، کیونکہ سالی (بڑی ہو یا چھوٹی) سے شادی ہمیشہ کے لئے نہیں صرف اس وقت تک حرام ہے جب تک اسکی بہن زوجیت میں ہے، اگر اس کی بہن کو طلاق ہو جائے یا وفات پا جائے تو سالی سے شادی جائز ہوگی، اسی طرح بیوی کی پھوپھی اور خالہ پر بھی اس کے شوہر سے پردہ ضروری ہے۔

آج ہمارے معاشرہ میں دیوروں، جیٹھوں اور غیر محرم رشتہ داروں سے پردے کے سلسلے میں بڑی تفریط اور کوتاہی پائی جاتی ہے، عوام تو عوام علماء کرام بھی باستثناء چند اس جانب توجہ نہیں دے رہے ہیں، ان کے گھروں میں بھی پردے کا کوئی نظام نہیں ہے، لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشرہ اور سوسائٹی کے بجائے اسلام اور سنت کی پرواہ کی جائے، گھروں میں پردہ کی تنفیذ ہو، اور اس کی شروعات علماء کے گھروں سے ہو، کیونکہ ان کی حیثیت ایک آئیدل اور نمونہ کی ہے، معاشرہ میں انہیں قدر و منزلت اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، وہ لوگوں کے مذہبی قائد اور رہنما ہوتے ہیں، لہذا سب سے پہلے ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس اہم حکم کو نافذ کریں، اگر علماء کے گھر سے اس کی شروعات ہوگئی تو ان شاء اللہ پورے معاشرہ پر اس کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ اللہ سب کو توفیق دے۔

۲/ بلا ضرورت طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت:

عن ثوبان رضی الله عنه مولی رسول الله ﷺ قال قال النبی ﷺ :(ایما امرأة سالت زوجها طلاقا فی غیر ما بأس فحرام علیها رائحة الجنة) (صحیح سنن ابوداؤد)

نبی اکرم ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی عذر کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہو جاتی ہے''۔(صحیح سنن ابوداؤد)

۳/ جس کے ساتھ معاہدہ ہوا سے قتل کرنا:

عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : (من قتل نفسا معاهدا لم یرح رائحة الجنة وإنَّ ریحها لتوجد من مسیرة أربعین عاما) (صحیح بخاری)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی ایسے شخص (کافر) کو قتل کیا جس کے ساتھ معاہدہ ہو تو ایسے شخص کو جنت کی خوشبو نہیں ملے گی جبکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جاسکتی ہے''۔(صحیح بخاری)

علامت نمبر بارہ : کتاب وسنت صحیحہ میں جس گناہ کی وجہ سے دل پر مہر لگانے کا ذکر ہو وہ بھی بڑا گناہ ہوتا ہے۔

کتاب اللہ میں بہت سارے ایسے گناہ بتائے گئے ہیں یا ایسے بہت سارے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دیا ہے جیسے:

۱۔ کفار و منافقین؛
۲۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرنے والے؛
۳۔ دین اسلام سے مرتد ہو جانے والے؛
۴۔ شریعت کے بجائے نفسانی خواہشات کی اتباع کرنے والے؛
۵۔ غرور و گھمنڈ کرنے والے؛

۶۔ آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے والے؛

۷۔ دین سے جاہل یعنی جس کے پاس دین کا کچھ بھی علم نہیں ہے اور عمل سے بھی کوسوں دور ہے۔ایسے لوگوں کا تذکرہ قرآن میں کیا گیا ہے۔

۸۔ حدیث میں اس شخص کے دل پر مہر لگنے کا ذکر ہے جو لگاتار تین جمعہ بغیر کسی شرعی عذر کے ترک کردے۔

عن أبی الجعد الضمری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ :(من ترک الجمعة ثلاث مرات تهاونا بها طبع اللہ علی قلبه) (سنن ابو داؤد ' ترمذی ' نسائی' ابن ماجه' صحیح ابن خزیمه ' صححه الألبانی فی صحیح الجامع)

ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جس نے سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے تین جمعہ چھوڑ دیا اللہ تعالی اس کے دل پر مہر لگادیتا ہے''۔(صحیح الجامع)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ:(من ترک ثلاث جمع متوالیات فقد نبذ الإسلام وراء ظهره) (الترغیب و الترهیب قال المنذری : اسناده حسن)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جس نے لگاتار تین جمعہ چھوڑ دیا اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا''۔

تین جمعہ چھوڑنے سے دل پر مہر لگنا تین چیزوں کے ساتھ مشروط ہے:

۱/ اس پر جمعہ فرض ہو'اگر جمعہ فرض نہیں ہے تو ایسے شخص کے دل پر مہر نہیں لگتا' خواہ وہ کوئی یا کئی جمعہ نہ پڑھے' جیسے عورت بچے غلام مسافر پر جمعہ فرض نہیں ہے۔

۲/ جمعہ چھوڑنے کا اس کے پاس کوئی شرعی عذر نہ ہو۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ :(من ترک الجمعة ثلاثا من غیر ضرورة طبع اللہ علی قلبه (ابن ماجه حسنه الألبانی فی صحیح ابن ماجه)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے بلاضرورت یعنی بغیر عذر کے تین جمعہ چھوڑ دیا اللہ اس کے دل پر مہر لگادیتا ہے''۔

اسی لئے کوویڈ ۱۹ کے لاک ڈاؤن میں کئی ماہ جمعہ نہیں پڑھا گیا' وہ حکومت کی طرف سے پابندی کی وجہ سے مجبوری تھی۔

۳/ جمعہ چھوڑنا تین بار مسلسل ہو'ناغہ کرکے نہ ہو۔

عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ :(من ترک ثلاث جمع متوالیات من غیر عذر طبع اللہ علی قلبه) وفی روایة(من ترک الجمعة ثلاث مرات متوالیات من غیر ضرورة طبع اللہ علی قلبه (مسند الطیالسی ' وصححه الألبانی فی صحیح الجامع)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تین جمعہ لگاتار بغیر عذر کے چھوڑ دے اللہ اس کے دل پر مہر لگادیتا ہے''۔

ایک دوسری روایت میں ہے:''جو تین جمعہ لگاتار بلاضرورت کے چھوڑ دے اللہ اس کے دل پر مہر لگادیتا ہے''۔(صحیح الجامع)

دل پر مہر لگنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دل حق و باطل کے درمیان فرق کرنے' حق واضح ہوجانے کے باوجود اسے قبول کرنے' اسی طرح نصیحت سے متاثر ہونے اور خیر و بھلائی کی طرف رغبت کرنے سے محروم ہوجاتا ہے' مہر لگنے کا مطلب کفر نہیں ہے۔

۲۰/صفر ۱۴۴۸ھ موافق ۳/اگست ۲۰۲۶ ن

دعوہ سنٹر الجبیل مملکت سعودی عرب

قارئین کرام! بڑے گناہوں کی دیگر علامات جاننے کے لئے راقم کے دوسرے سلسلہ وار مضامین ومقالات کا مطالعہ مفید ہوگا! جزاکم اللہ خیرا۔